آئینی ترامیم کیا تھیں

سید محمد معاویہ بخاری

گزشتہ ماہ حکومت کی جانب سے ''انتخابی اصلاحاتی بل 2017ء'' کے ذریعے کی گئی آئینی ترامیم کا بہت چرچا رہا، بالخصوص ترامیم کا وہ حصہ وجہ شہرت بنا جو ختم نبوت کے قانون سے متعلق تھا۔ نکتۂ اعتراض جو سامنے آیا وہ یہ تھا کہ انتخابی حلف نامہ کو اقرار نامہ میں تبدیل کر دیا گیا ہے جس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں۔ کیونکہ جو شخص فارم میں لکھے حلف نامہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر اور قسم اُٹھا کر اپنی شناخت بحیثیت مسلمان کراتا ہے اگر اس کا معاملہ برعکس نکل آئے تو یہ آئین پاکستان کے تحت قانوناً قابل گرفت عمل ہے اور ایسا شخص عمر بھر کے لئے نااہل ہو سکتا ہے اُسے سزا ہو سکتی ہے جبکہ اقرار نامہ محض ذاتی نوعیت کا ایک بیان ہے کہ اگر کسی شخص کا معاملہ اس کے اقرار نامہ کے برعکس ثابت ہو جائے تو اسے کیونکہ حلف کی حیثیت حاصل نہیں ہے لہٰذا وہ قابل مواخذہ بھی نہیں ہوگا۔ یہ معاملہ خاصا اہم تھا بلکہ ہے۔ لیکن اصل حقائق جو سامنے آ رہے ہیں وہ اس حلف نامہ کی اقرار نامہ میں تبدیلی سے بھی زیادہ خوفناک ہیں۔ اسمبلی ممبران، میڈیا اور مذہبی و سیاسی جماعتوں نے محض حلف نامہ کی تبدیلی کو ہی موضوع بنایا جو ایک بڑے ڈرامہ کا بہت چھوٹا سا جُز تھا حالانکہ معاملہ خطرناک اور بہت آگے کا ہے۔ ختم نبوت کے حوالے سے حلف نامہ میں کی گئی ترمیم کو احتجاج پر فوری واپس لے لیا گیا اور یہ کہ کر واپس لیا گیا کہ یہ ایک ''کلیریکل مسٹیک'' تھی جسے فوری واپس لیا جا رہا ہے بلکہ اس کو بعینہٖ پہلی حالت میں بحال کر دیا گیا ہے۔ وفاقی وزیر قانون ''زاہد حامد صاحب'' اسمبلی میں جب یہ بیان دے رہے تھے تو اُن کی گفتگو اُن کی زبان کا ساتھ نہیں دے رہی تھی کیونکہ اس تبدیلی و ترمیم کے گھناؤنے کھیل کے پیچھے وہ خود اور ایک خاتون وزیر کی افلاطونی سوچ کارفرما تھی۔

ترامیم واپسی کے اعلان پر قومی اسمبلی میں خوب تالیاں بجیں اور میڈیا پر بھی دادِ تحسین کے چھاجوں چھاج برسائے گئے۔ اس ڈرامائی تبدیلی سے عوام بھی خوش اور مذہبی جماعتیں بھی (چند ایک کے استثناء کے ساتھ) باقی سب مطمئن ہیں کہ حکومت نے بڑے پن کا ثبوت دیتے ہوئے اور عوام کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے ترامیم واپس لے لیں۔ لہٰذا معاملہ ختم اور بات بھی ختم کہ باب بند ہو گیا۔

لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ معاملہ بہت خطرناک ہے جو ختم نہیں ہوا بلکہ شروع ہوا ہے اور مستقبل قریب میں اس کے نقصانات سامنے آئیں گے، اس کی وجہ یہ ہے کہ موجودہ حکومت صرف حلف نامہ تبدیل کرنے کی مرتکب ہی نہیں ہوئی تھی

بلکہ قادیانیوں کے حوالے سے موجود 19 اہم قوانین بھی منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ یہاں ایک اہم بات ریکارڈ پر لانا ضروری ہے کہ ان ترامیم کے حوالہ سے بہت سا کام پرویز مشرف کے دور میں ہی کیا جا چکا تھا جس کی تفصیل کا اجمال یہ ہے کہ پرویز مشرف نے 2002ء میں انتخابی اصلاحات کے نام پر ترامیم کیں تو اُس وقت جبراً یہ کام بھی کر دیا کہ آئین کی وہ شقیں جو قادیانیوں اور لاہوری احمدیوں کو غیر مسلم ظاہر کرنے کی تفصیل پر مشتمل تھیں اور ان کے عقائد کو بیان کرتی تھیں اور جن کی بنیاد پر انہیں غیر مسلم قرار دیا گیا تھا ان شقوں کو آئین سے پرویزی حکم کے تحت معطل کر دیا گیا تھا۔ اُس وقت ''متحدہ مجلس عمل'' پر مشتمل دینی جماعتوں کی بڑی تعداد قومی وصوبائی اسمبلیوں کا حصہ تھی بلکہ صوبہ پختونخواہ میں تو ان کی حکومت تھی مگر اپنی حکومت بچانے کے لئے پرویز مشرف کے حکم نامہ پر متحدہ مجلس عمل کی قیادت نے بھی دستخط کر دیئے تھے جبکہ باقی نام نہاد لبرل سیاسی پارٹیوں کا یہ مسئلہ ہی نہیں تھا۔ اگر کوئی اعتراض کر سکتا تھا تو وہ مذہبی جماعتیں ہی تھیں مگر اس وقت مفادات یا مصلحت کے تحت مجرمانہ خاموشی اختیار کی گئی بعد ازاں معاملہ کی سنگینی کا احساس ہوا اور کچھ کرنا چاہا تو بہت دیر ہو چکی تھی۔ 2002ء سے آئین کی یہ شقیں معطل چلی آ رہی تھیں حکومتیں تبدیل ہوتی رہیں لیکن معاملہ جوں کا توں رہا۔ موجودہ حکومت نے اپنے نااہل سابق وزیراعظم نواز شریف کی عدالتی فیصلہ کے تحت نااہلی کے بعد کہ وہ اب اپنی جماعت کے سربراہ بھی نہیں رہ سکتے تھے ''انتخابی اصلاحاتی بل 2017ء'' لانے کا فیصلہ کیا اس بل کی تیاری گو کہ جون کے ابتدائی دنوں میں شروع ہو چکی تھی لیکن عدالت کا حتمی فیصلہ آنے تک جو کہ سب کے لئے متوقع نااہلی کی صورت میں ہی آنا تھا اس بل کو دانستہ خفیہ رکھا گیا مگر تیاری ہوتی رہی۔

28 جولائی 2017ء کو نواز شریف کی نااہلی کا فیصلہ آ گیا تو بطور ٹاسک انتخابی اصلاحاتی بل کو جلد سے جلد لانے کی تیاری کر لی گئی۔ میڈیا ذرائع کی اطلاعات یہ ہیں کہ اگست کے آخر میں اس بل کا مسودہ مکمل ہو چکا تھا اور اپوزیشن جماعتوں کو اس کی منظوری کے لئے راضی کیا جا رہا تھا ستمبر کے مہینہ میں جوڑ توڑ مکمل ہوا اور حمایت کی یقین دہانی مل گئی تو اکتوبر 2017ء کی 2 تاریخ کو یہ بل پیش کر کے منظور کرایا گیا جس کا بظاہر مقصد یہ نظر آتا تھا کہ نواز شریف کو مسلم لیگ (ن) کی صدارت پر بحال رکھنے کے لئے آئین کی ان شقوں میں ترامیم کی گئی ہیں جن کے تحت وہ پارٹی صدارت نہیں سنبھال سکتے تھے۔ 3 اکتوبر 2017ء کو اسلام آباد کے کنونشن ہال میں نواز شریف کو آئندہ چار سال کے لئے مسلم لیگ (ن) کا صدر منتخب کر لیا گیا تو اس موقع پر موصوف نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''پرویز مشرف نے میرا راستہ روکنے کے لئے کالا قانون بنایا جو آج دوبارہ اُسے لوٹا رہے ہیں، آج پھر آمر کا قانون ختم کر رہے ہیں جسے ایوب اور پھر پرویز مشرف نے نافذ کیا تھا۔ ارکان اسمبلی کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے آمر کا

قانون واپس اس کے منہ پر دے مارا۔"

(بحوالہ روزنامہ ایکسپریس 4 اکتوبر 2017ء)

میڈیا ذرائع سے ہمارے علم میں جو باتیں آئی ہیں اُنہیں بیان کرنا ضروری ہے کہ اوّل یہ کہ ان ترامیم کو لانے اور بل کی تیاری میں تین حکومتی شخصیات ملوث تھیں جن کی باہمی مشاورت سے اس بل کا مسودہ تیار ہوا۔

(1) بیرسٹر ظفر اللہ صاحب جو کہ اچھے وکیل بھی ہیں اور مذہبی سکالر کے طور پر بھی جانے جاتے ہیں۔(2) وفاقی وزیر قانون زاہد حامد صاحب اور (3) ایک خاتون وفاقی وزیر انوشہ رحمان صاحبہ۔

"زاہد حامد صاحب" کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ موصوف "پلڈاٹ" نامی این جی او کے ایگزیکٹو بورڈ کے ممبر بھی رہ چکے ہیں اور ان کے بھائی صاحب بھی۔ یہ اطلاعات بھی ہیں کہ موصوف وفاقی وزیر صاحب نے اس بل کا مسودہ پلڈاٹ کے مشیران کی نگرانی میں تیار کیا جس میں آئین کی تمام شقوں کا مرحلہ وار جائزہ لیا گیا۔ نواز شریف کو آئینی دفعات 62۔63 کی جن شقوں کے تحت وزارت عظمیٰ سے نااہلی اور پارٹی صدارت سے محروم ہونا پڑا تھا ان میں ترامیم کر کے بحالی کا اہتمام کرنا اس وقت محض ایک ضمنی معاملہ رہ گیا کیونکہ پلڈاٹ کے شاطر قادیانی نواز مشیروں کے علم میں تھا کہ سابق صدر پرویز مشرف دَور میں 9 قوانین ایسے تھے جو قادیانیوں سے متعلق تھے اور انہیں معطل رکھا گیا تھا اس وقت کیونکہ ایک بار پھر ترامیم ہونے جا رہی ہیں تو کیوں نہ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ان معطل شدہ 9 قوانین کو آئین سے مکمل طور پر منسوخ کرا دیا جائے اور لگے ہاتھوں حلف نامہ کو اقرار نامہ میں بدل کر قادیانیوں کی آئینی حیثیت 1974ء کی آئینی ترامیم سے پہلی والی پوزیشن یعنی مسلمان کے طور پر بحال کر دی جائے اس طرح ایک تیر سے دو شکار کر لئے جائیں۔ چنانچہ نئے ترمیمی ایکٹ 2017ء میں سیکشن 241 کے تحت یہ عبارت لکھی گئی:

The following Laws are here by repealed

یعنی نیچے دیئے گئے قوانین منسوخ کئے جاتے ہیں۔ ان منسوخ ہونے والے قوانین کی تعداد 9 ہے جو انگریزی حروف اے، بی، سی، ڈی، ایف کے ساتھ ترتیب میں لکھے گئے ہیں، ان میں جو نمبر F ہے اس کا عنوان ہے:

The conduct of general elections order 2002.

اس کے نیچے یہ لکھا ہوا ہے:

cheif executive order noumber (7) of 2002.

اس آرٹیکل 7 کی دو شقیں 7B اور 7C جو قادیانیوں اور لاہوری مرزائیوں کی آئینی حیثیت کا تعین کرتی ہیں اور جن

میں تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ قادیانی اورلاہوری مرزائی اپنے کن عقائد کی وجہ سے مسلمان نہیں بلکہ غیر مسلم قرار پاتے ہیں ،اس تفصیل کوآئین پاکستان سے سیکشن 241 کے تحت یہ عبارت لکھ کرکہ

The following Laws are here by repealed

ترجمہ: ''نیچے دیئے گئے یہ قوانین منسوخ کئے جاتے ہیں''

آئین پاکستان سے ختم کر دیا گیا ہے جبکہ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اگرکوئی ترامیم لائی جارہی ہیں تو پہلی ترامیم کی جگہ دوسری نئی ترامیم لکھی جائیں لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ انتہائی مہارت سے وزیر قانون زاہد حامد صاحب نے ''پلڈاٹی مشیروں '' کی منصوبہ بندی کے مطابق ان شقوں کوآئین پاکستان سے نکال کرقادیانیوں کومکمل تحفظ فراہم کر دیا ہے۔

جنرل الیکشن آرڈر 2002ء کے عنوان اور چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 7(2002ء) کی شق ایف کے تحت آئین پاکستان میں شامل سیکشن 7B اور سیکشن 7C کی دفعات میں یہ تفصیل موجود تھی کہ خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کوکن حتمی شرائط کے ساتھ قبول اور حلفاً اقرار کئے بغیر کوئی بھی شخص بالخصوص مرزائیوں کی دونوں شاخیں یا برانچیں قادیانی اور لاہوری مرزائی خودکو مسلمان قرار نہیں دے سکتے اوراب یہی دو تفصیلی سیکشن جو قادیانیوں اور لاہوری مرزائیوں کی بطور غیر مسلم آئینی حیثیت متعین کرتے تھے آئین سے خارج کر کے قادیانیوں اورلاہوری مرزائیوں کے لئے سہولت و گنجائش پیدا کر دی گئی ہے کہ وہ نہ صرف خودکو مسلمان ظاہر کر کے الیکشن لڑ سکتے ہیں بلکہ کسی اہم قومی منصب یعنی وزارتوں اور حساس عہدوں پر بھی براجمان ہوسکتے ہیں۔

اس طرح ایک دین دشمن اور ملک دشمن گروہ کو جس کی سازشیں گزشتہ 70 برس سے سب پر عیاں ہیں مکمل چھوٹ دے کر آئین کا اسلامی تشخص اور ملکی سلامتی خطرے میں ڈال دی گئی ہے۔ ہوسکتا ہے نواز شریف صاحب نے وہ بیان انہی آئینی ترامیم کے خاتمہ کی بنیاد پر ہی دیا ہو جس میں کہا گیا تھا کہ ملک مشرقی پاکستان جیسے حادثے کا شکار ہوسکتا ہے؟ آئینی ترامیم کے حوالہ سے وفاقی وزیر قانون زاہد حامد کا کردار انتہائی متنازع بن چکا ہے اور حکومت پر دباؤ ہے کہ موصوف کو وزارت سے فارغ کیا جائے۔ ویسے تو نواز شریف کے کہنے پر ایک تین رکنی تحقیقاتی کمیٹی راجہ ظفر الحق صاحب کی سربراہی میں بنائی گئی تھی اور اس نے اپنی تحقیقات بھی مکمل کر لی ہیں، میڈیا ذرائع کے مطابق اس تحقیقاتی ٹیم نے زاہد حامد، انوشہ رحمان سے تحقیقات کی ہیں۔ ذرائع کے مطابق زاہد حامد نے تحقیقاتی کمیٹی کو بتایا کہ میرا کوئی قصور نہیں مجھے جس بات کا حکم دیا گیا تھا میں نے وہ کیا، رپورٹ مکمل ہونے کے بعد اعلیٰ قیادت کو حقیقت بتائی گئی تو حکم آیا کہ اس رپورٹ کو کسی طور پر بھی باہر نہیں آنا چاہئے۔

چنانچہ رپورٹ کہیں محفوظ کردی گئی ہے۔’’اے آر وائی‘‘ کے پروگرام ’’دی رپورٹر‘‘ کے میزبان سمیع ابراہیم اور صابر شاکر نے ختم نبوت کے حوالہ سے کی گئی آئینی ترامیم کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے اپنے ذرائع کے حوالے سے بتایا ہے کہ یہ ترمیمی بل این جی او’پلڈاٹ‘‘ کے سرکردہ لوگوں کی مشاورت سے تیار کیا گیا تھا۔صابر شاکر نے مزید بتایا کہ اس بل کی کاپیاں قومی اسمبلی میں لائے جانے سے قبل چند بیرونی سفارت کاروں کو پیش کی گئیں اس بل کے اسمبلی میں پیش کئے جانے سے ایک دن پہلے وزیر خارجہ خواجہ آصف امریکی دورہ پر روانہ ہوئے تھے اور اُن سے پہلے امریکہ میں اس بل کی تفصیلات پہنچ چکی تھیں۔

مذکورہ آئینی ترامیم اور قوانین کی منسوخی باقاعدہ ایک منصوبہ بندی کے تحت ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ وزیر خارجہ خواجہ آصف نے امریکہ میں قادیانی کمیونٹی کے نمائندہ ’’ظہیر باجوہ‘‘ سے ملاقات کی اور مبارک بادیں وصول کیں۔ قادیانیوں کی امریکہ سے ہی آپریٹ ہونے والے فیس بک پیج ’’ربوہ ٹائم‘‘ پر خواجہ آصف کی قادیانی رہنما سے ملاقات کی تصاویر شائع کی گئیں۔میڈیا ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ محض اتفاق نہیں تھا بلکہ یہ تقریب ملاقات بھی آئینی ترامیم کے نام پر قادیانیوں کا راستہ روکنے والی قانونی دفعات کے آئین سے اخراج پر دادِتحسین وصول کرنے کے لئے منعقد ہوئی تھی۔خواجہ آصف امریکہ سے واپس آکر حکومتی حلیف ’’جیو چینل‘‘ کے پروگرام ’’کیپٹل ٹاک‘‘ میں حامد میر اور ایکسپریس چینل کے پروگرام ’’کل تک‘‘ کے میزبان جاوید چوہدری کے سوالات کا تسلی بخش جواب نہیں دے سکے بلکہ ’’عذر گناہ بدتر از گناہ‘‘ کے مصداق وہ قادیانی رہنما سے اپنی ملاقات پر تاویلیں پیش کرتے رہے جو انتہائی نامناسب بلکہ مضحکہ خیز تھیں۔خواجہ آصف صاحب کے بقول ایک کمیونٹی میٹنگ میں ہال سے گزرتے ہوئے سرسری ہیلو ہائے ہوئی تھی کوئی باقاعدہ طے شدہ ملاقات نہ تھی۔مگر جو تصاویر ’’ربوہ ٹائم‘‘ کی ویب سائٹ پر اب بھی موجود ہیں وہ کچھ اور ہی موڈ اور مختلف صورت حال بتاتی ہیں۔

......☆☆......